حاشیہ امام رضاؒ

بر

معین الحکام

رسالہ معین الحکام: صاحب تنویر الابصار یعنی علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ غزّی بن خطیب بن محمد خطیب بن خلیل بن تمرتاشی غزّی، شمس الدین آپ کا لقب تھا۔ دسویں اور گیارہویں صدی ہجری کے علامہ، امام کبیر، فقیہ بے نظیر دفرید الدہر تھے۔ آپ کی تاریخ ولادت معلوم نہیں ہوسکی۔ ابتدائی تعلیم شہر غزّہ میں مفتی شمس محمد شرتی غزّی سے حاصل کیے، ۱۹۸ھ میں قاہرہ مزید استفادہ علمی کے لئے گئے۔ قاہرہ پہنچ کر شہرہ زمانہ علامہ فقیہ زین الدین بن نجیم مصری صاحب بحرالرائق شرح کنزالدقائق سے متعدد علوم حاصل کیے۔ آپ کے اساتذۂ کرام میں علامہ امین الدین بن عبدالعلی اور شیخ فاضل علی بن منائی کے نام بھی لئے جاتے ہیں لیکن آپ کو علامہ زین الدین صاحب بحرالرائق سے بہت تعلق خاطر تھا، اپنے رسائل میں حسب موقع ان کا ذکر کرتے ہیں، چنانچہ اسی رسالہ معین الحکام میں ایک مقام پر کہتے ہیں۔ "قال شیخنا فی بحرہ" بحر سے مراد بحرالرائق ہے، جس کے مصنف ان کے استاد علامہ زین الدین ابن نجیم مصری ہیں۔ آپ بہت کثیر التصانیف تھے آپ کی سب سے مشہور کتاب فقہ میں تنویرالابصار ہے جس کی شرح درالمختار ہے اور اس کی شرح ردالمحتار یا شامی ہے، جس پر امام احمد رضاؒ کا حاشیہ موجود ہے۔ آپ کی دوسری مشہور کتاب "معین المفتی یا معین الحکام ہے جس پر امام رضاؒ نے پیش نظر حاشیہ تحریر فرمایا ہے آپ کی ایک عجیب و غریب کتاب "منظومۃ فقہ" ہے جس کا دوسرا نام "تحفۃ الاقران" ہے اس کتاب کے حوالے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نظم پر بھی آپ کو پوری دسترس حاصل تھی۔

آپ نے متعدد کتابوں کی شرحیں بھی لکھی ہیں، جن میں یہ شرحیں بہت مشہور ہیں۔

۱۔ شرح مواہب الرحمٰن (یہ منظومۃ الفقیہ" کی شرح ہے۔)

۲۔ شرح کتاب زاد الفقیہ (جس کے مصنف علامہ ابن ہمام ہیں)

۳۔ شرح المنار

۴۔ شرح کنز الرقائق تا کتاب الایمان۔ آپ کا ایک فتاوی بھی ہے جس کا نام فتاوی مشہورہ ہے آپ کے متعدد رسائل بھی ہیں، جن کا تعلق فقہ حنفیہ سے ہے، ان میں یہ رسائل مشہور ہیں رسالہ احکام دخول حمام میں، رسالہ "قضا" میں، رسالہ احکام کنائس میں رسالہ مزارعت میں، رسالہ وقوف عرفات میں رسالہ کراہت میں، رسالہ حرمت قرأت خلف امام میں، علاوہ ازیں ایک رسالہ علم صرف میں اور ایک رسالہ عصمت انبیاء میں یادگار ہیں۔ آپ کی شہرت کا مدار آپ کی گرانقدر تصنیف تنویر الابصار جو اپنی شروح کے باعث یادگار زمانہ ہے آپ نے اپنی کتاب "تنویر الابصار" کی خود بھی ایک شرح "منح الغفار" لکھی جس پر شیخ الاسلام علامہ رملی کا حاشیہ مشہور ہے۔

اس نابغہ دہر کی وفات ۱۰۰۴ھ میں غزتاش میں ہوئی جو آپ کا وطن مالوف تھا، یہ ملک خوارزم کا ایک مشہور شہر تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم   كتاب جين علام

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

ص ١٧ قوله يقولون ومن يشبهونها لعل صوابه ذلك بالكاف يدل عليه قوله يشبهونها بالمنازل ١٢

ص ٢٢ قوله عن الحكم لعل صوابه الواو عطف على شعث او ههنا سقط ١٢

ص ٢٤ قوله سر الاثر يخاف ١٢

ص ٢٥ قوله بالخطب صوابه بالخطر ١٢

قوله حكم المحكم قبل ان يحكم ١٢

ص ٣٠ قوله وان كان من اهل الاجتهاد صوابه اسقاط الواو كما يعلم مما في الهندية ١٢

ص ٣٢ قوله وكذلك حواشي الكتب اي ما يلفى مكتوبا على الهوامش ١٢

ص ٣٨ قوله لم تسمع دعواه كما تقدم ص ٢٣ ٢

ص ٨٤ قوله مع قول الله تعالى افاد باستدلاله بالآية ان الحاكم فيما اذا ادعى ان يذبح ادلته قطعية فهو يعلم بها الحوادث يقينا والیه اشار بلفظ ادلة ومن امارات ١٢

ص ١٠١ قوله فيحتمل ان يكون قد اطلع بعد ذلك اقول فيه نظر بيناه في فتاونا كتاب القضاء ص ٢٥٥ والوجه في تعليله ان قوله حضرت عند فلان وقع فاصلا بين المشهور به وهو الاقرار او الاشهاد او العقد وبين قوله اشهد فلم يستفد من اعادة السؤال في الجواب ١٢

ص ١٣٢ قوله من نسيانه لعل صوابه لا النسيان عند بيان ١٢

فعل ملا مسعود به وسى نشتت انما وقع في هذه المشورة لا في التمليك وكذا الفرع الآتي ١٢

قوله نفسها في الحال — اي في المجلس لا بعده لما علمت ١٢

قوله لانه صرح بالامر باليد — وهو تمليك لا توكيل ١٢

ص ٢ [illegible] قوله ما جاز الزوج كلام التطليق وليصير الامر بيدها في المجلس — بخلاف ما لو قالت في تلك الصورة طلقت نفسي كما سيأتي اول الصفحة الآتية ١٢

ص ٢ [illegible] قوله وكذا لا يحنث في عرف اهل الروم — اقول ينبغي ان يحنث في عرفنا اذا لم يكن ذلك من شهرة او مزاح ١٢

ص ٢ [illegible] قوله (فشيره) ليس هذا من رموزه ولعله فشين لفتاوى شيخ الاسلام برهان الدين ١٢

ص ٢ [illegible] قوله ينبغي ان لا يقبل قولها — رده في البحر بانه اثر في الاولى بالايقاع ثم يريد ابطاله بقوله بعد المجلس وهو خلاف الظاهر بخلاف ما هنا وهو ظاهر ١٢

ص ٢ [illegible] قوله لبائعه بعه لي — صوابه بعه له اذ هو اشتراء لنفسه فبائعه فيقبل كيف يتوقف بل ينفذ على المشتري قطعا واجماعا ١٢

ص ٢ [illegible] قوله هذا التقدير بل يكفي — وذكر الاختلاف بين الزوجين في علمها وعدمه وكون الظاهر انها تعلم فلا تصدق بخلاف الامة ١٢

قوله وان سلم — الزوج انها لا تعلم ١٢

قوله ان العلم به ليس بشرط — لعل صوابه لان العلم الخ تعليلا لقوله لا يفيدها ١٢

قوله قال فان بلغت بكرا بالليل — قال اي لمن صاحب الفتاوى الصغرى ١٢

ص ٢ [illegible] قوله وهذا اولى من ترجيح — اقول تصديق المدعي في دعواه بيمينه خلاف الشريعة الغراء ليس له في الشرع نظر اصلا اما المعارضة فقد ردها باجنبيا محمد الفريد رايت نصوص القرآن العظيم وصحاح الاحاديث وقولها الساعة او الآن او آنفا بارادة قرب العهد قريب غير بعيد ١٢

قولہ وتحلیفہا علی اختیارہا نفسہا - یعنی انہا ان لم تجد بینۃ فانما السبیل لہا ان تقول للقاضی نقضت حین بلغت ولا تذکر وقتا فیقبل علی ہذا فیفتی و الفقہ الیہ فانہ لا یقبل ح قولہا اما اذا اطلقت الطلاق فیحمل علی انہا انما بلغت الاٰن ونقضت ولا تصدق الا بیمین فانما السبیل الاشہاد ہذا فی خیار البلوغ اما الشفیع فیسند الطلب المعلوم المشہود وہو الطلب الثانی الذی قد اشہد علیہ الی وقت العلم ویقول طلبت حین علمت کے یفہم منہ انہ انما علم ساعۃ اشہد مقام الاشہرہ مقام طلب المواثبۃ والتقریر والامکن ہہنا ان یجعل الطلب عند القاضی مقالا بحول العلم لانہ لو علم ملما علم طلب عند القاضی ولم یقدم الطلبین الاولین لبطلت شفعتہ کما نقلہ فی الخیریۃ عن عطائنا قاطبۃ فہذا معنی ما فی المحیط وکثیر من الکتب من ان الاشہاد والاسقاط الیمین او ینبغی الطلب مع العلم ولو لم یکن ہناک احد لیصح لہ حلف علی قولہ طلبت کما علمت او قولہا نقضت کما بلغت ۱۲

قولہ فی مسألۃ امس لان قولہا - لا سبیل علیہ اصلا کما علمت مما قررنا بتوفیق اللہ تعالٰی ۱۲

قولہ اخبار عن الماضی لا عن الحالۃ - اقول نعم ولکن یحملہ القاضی علی انہا بلغت الاٰن وطلبت فان امثال المقام یطلق فیہا الماضی ویراد بہ الحال کقولک بعد ان شتریت تزوجت طلقت رضیت کما نصوا علیہ فی قول الشفیع طلب الشفعۃ ۱۲

قولہ والا لما احتیج الی البینۃ - اقول نعم لا تحتاج الی البینۃ لو قالت حینا بلغت اما لو قالت بلغت امس وطلقھا فقد سدت نفسہا باب الحمل علی انہا بلغت الاٰن وطلبت فصارت تدعی حینا لا تملک استئنافہ للحال فلا تصدق الا ببینۃ کما افادہ فی الدرر فی الشفیع ۱۲

قولہ لسبب القرض - فانہ لا یلزم تاجیلہ وان اجل ۱۲

۴۲

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

قولہ لانہ وصیۃ ولو قال لمدیونہ - اقول یخالفہ ما فی الہندیۃ عن خزانۃ المفتین
رلفیہ قالت لزوجہا ان مت من مرضی ہذا فانت فی حل من مہری فماتت فقولہا باطل ۱۲ ص۲

قولہ ان یقال لعدم صحۃ تعلیقہ - اقول وباللہ التوفیق النذر تعلیق الایجاب
لا تعلیق نفس الاعتکاف ومرادہ ان یعلق نیۃ الاعتکاف علی خطر کان یقول
وہو فی المسجد ان دخلہ زید فانا معتکف والا لا فہذا لا یصح لعدم النیۃ لعدم
الصیام ولا یلزم لعدم النذر وبہ ینحلی عنہ کل ما اوردوا علیہ ہذا ما ظہر لی واللہ تعالٰی اعلم ۱۲
ثم رأیتہ صرح فیما یاتی اول ص۶ ما یصح تعلیقہ بشرط ایجاب الاعتکاف الخ فہذا
عین ما فہمت وللہ الحمد ۱۲

قولہ قال شیخنا فی بحرہ - ہذا کلام العلامۃ الغزی ۱۲ ص۰

قولہ لا یطالبہ بعد بلوغہ - وانظر ما یاتی ص۲۲ وص۲۹ ۱۲ ص۹

قولہ وللوصی ان یستقرض للصبی - وانظر ما مضی ص۱۹ ویاتی ص۲۹ ۱۲ ص۷

قولہ صدقا ولو قال قبضتہا - اذ لا ضمان فی الضیاع فلا یکون اقرارا ۱۲ ص۶
قولہ ولم یعمل تصدیق الغرماء - اقول وینبغی ان یوخذ الغرماء باقرارہم فیر
دوہ المودع ۱۲

قولہ لو لم یکن فی حجرہ کما حررناہ - صرح بہذا القید فی جامع الفتاوی والتاتار
خانیۃ کما فی رد المحتار ص۲۰۳ ۱۲ ص۶۷

قولہ سواء تم ادت المہر علیہم لو فیت الزیادۃ - ای وقد اصابت المرأۃ
زیادۃ علی الغنی کما اذا کان معہا ثلثۃ ابناء فقسموا اربا عا ۱۲ ص۶
قولہ لا جل المہر سقط اذا اخذت عوضا عنہ - افاد ان لو قبضتہ بغیر ذلک کنحاج
او تبرع من الاباء لم یسقط مہرہا ۱۲

قولہ ولا یصیر کفیلا اصلا للحال - المنقول عن ہذا الکتاب فی الانقرویۃ ص۱۳۷ فلا یصیر ص۲

کفیلا اصلا اذ لا یصیر کفیلا للمال الخ دیو الصواب ۱۲

ص۴۲ قولہ سبع بسبع النائحۃ - و ذکر سوارہا و ایداعہ وقربتہ و مفارقتہ و غصبہ و
دعواہ و استحقاقہ ۱۲

ص۴۷ قولہ ولو بالتثلیث بجوز عندہ لا عندہما - اراد بہ التفاضل کیفما کان ۱۲

ص۴۷ قولہ ولذا لفقہا جاز - عندہما لانہ وہب جملۃ ۱۲

قولہ ولذا لفقہا لم یجز ولو وہب لہما - لانہ وہب متعاقبا فتکون الشیوع ۱۲

قولہ ودرہما فالفضل - ای فحی لانہ لا یکثر عادۃ فکان بمالا یقسم ۱۲

قولہ اقول لو اخذ منہ کان قرض المشاع صحیح - اقول تقدمت المسئلۃ متن الہندیۃ
فی الصحیح الاخیۃ فلا حاجۃ الی الاخذ ۱۲

قولہ فاما لہ داری والعتق علی ولدی اقول ہذا من تتمۃ قول محمد اما عندہما
فمجرد قولہ بامر ولدی العبادۃ فی کل شیء کما فی الخانیۃ وغیرہا ۱۲

قولہ لانہ لا حق للمیت فی ذلک - ہذا التعلیل یوہم انہ قول الکل لان مالیس فیہ حق
للمیت لا یکون نقل ولایۃ فلا وصایۃ بل امر انقاد لیس بہذا فلیتامل ۱۲

قولہ وکذلک اعط لفلان - الحقہ القیاس تتمۃ کلام محمد کما لا یخفی ۱۲

ص۱۱۹ قولہ اموالہم بمنزلۃ الغنیمۃ - ای المنقولۃ من اجنبی لا من الغنیم ولا العقار الا بشرطہ ۱۲

ص۱۲۰ قولہ فلو ہلک الرہن - لعل صوابہ ق ۱۲

ص۱۲۲ قولہ او اشتری منہ ما ثمنہ - الادب للصبی منہ من الاضحیۃ ۱۲

ص۱۲۹ قولہ حکلی و ارامشترکۃ - تاتی بالبسط مما ہنا صـ ۲۶۵ و صـ ۲۶۶ ۱۲

ص۱۳۱ قولہ ونیم بان اجیر مشترک - تفسیرہ علی ہامش ولا نقر ویسہ ۱۲

ص۶۰ قولہ فی المسئلۃ روایتان نزلی العدۃ - سیاتی فی فصل الضمان صـ ۲۹۰ بمز الدی
نقل ما فی الخانیۃ واقتصر علیہ المصنف نحمہ ۱۲

قوله وفي فصول الاستروشني اراد الوصي - اقول انما ذكره الاستروشني بحثا اخذا مما ذكر في العدة وغيرها هذه الاحكام في الوقف والمتولي فقال الاستروشني ينبغي ان يكون الوصي في الاستدانة على الصبي كمتولي كما في جامع الفصولين ص ٩ ج ٢ ١٢

م خ قوله لم يكن له تخفه من الميراث يبطل - اقول لعل صوابه بحقه ١٢

قوله وبه افتى بعضهم وقيل لا - اقول انت تعلم انه هو الاوفق بالقواعد وقد سمعت نص الامام محمد في السير الكبير وما احسن تاويل قول الجواز بما ذكره في الجواهر كما وصايا رد المحتار ص ٢ ج ٢ عن جامع الرموز من تقييده بما اذا رضي ذلك الوارث به بعد موته فيكون تعيين الميت كتعيين باقي الورثة هو اهـ اقول ومع ذلك ينبغي تقييده بما اذا كان الذي اعطى ذلك الوارث بحقه من الميراث ازيد من حقه والا لم يلتفت برضائه بل لا بد من رضى سائر الورثة لكن ظاهر التصوير هو في هذا الخصوص وان التعيين لان لا يكون له ~~[illegible]~~ شيء في الميراث انما يكون غالبا بالمصالحة على الاول والله تعالى اعلم ١٢

م خ قوله على من باب القديم - اي اقرب الجانبين الشارع ١٢

م خ قوله وهي دو خانه است ده دو كس را هريكي يك شنبه - دو خانه است مرد دو كس را هريكي يك خانه را ودر ان سبت طاقچها است به روي بام خانه ديگر - خداوند ان خانه خود را دوكند خداوند طاقچها باز مي دارد ش مي گويد طاقچهائ من سسته ميشود ١٢

م خ قوله من الصعود ولو يقع لهدم - هذا تحت السماوي وافرده في الفتح ١٢

م خ قوله فينبغي ان يفصل اذا الغارس - بان الغارس ان علم كان له لا لرب الارض والا فلرب الارض ١٢

قوله مقدم على رب الدين كما مر - متعلق بالوجه الاول من الوجه الاول ؟ ١٢

ص ۲۵۰ قولہ اے ماتقدم عنہا فی الصفحۃ السابقۃ ان عدم الضمان مقید بما اذا خاف القتل او قطع العضو او اخذ کل المال والا ضمن ولم یحل ۱۲

ص ۲۷۰ قولہ وان قال فی الخانیۃ ـ کیف وقد قال فی الخانیۃ نفسہا بعد سطرین لقول ابن سلمۃ بہ یفتی ۱۲

قولہ الی السلطان ـ فیہ سقط والمعنی اما لو اخذ السلطان بنفسہ او امرہم ۱۲

ص ۲۶۰ قولہ او قال انا مومن ان شاء اللہ ـ ہذا لہ وجہ ان اراد الشک لا التبرک مع ذلک اطلاق الحکم ہکذا مع العلم باختلاف الائمۃ فی المسألۃ مما یستبعد ولکن العجب کل العجب قول مجمع الانہر ص ۱۳ لو قال الایمان یزید وینقص یکفر اھ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ اسمعیل

قولہ او خلق الایمان کفر ـ ہذا عجب مع ان الخلاف الائمۃ معروف ۱۲

ص ۲۶۱ قولہ تحتملہما واللہ اعلم ـ ای فلا معنی للاکفار مالم یظہر مرادہ ۱۲

ص ۲۶۲ قولہ قیل کفر لا عند العامۃ ـ لا وجہ لہ کما لا یخفی ۱۲

ص ۲۶۳ قولہ قال انا رسول اللہ او من پیغامبرم ـ من قال بنعم کفر ولا یقبل التاویل ۱۲

ص ۲۶۴ قولہ کذا قیل کفر وکذا لو قال مطلقا ـ اقول عبارۃ الہندیۃ عن التاتارخانیۃ ص ۲۹۳ رجل قال لآخر من فرشتہ ام فی موضع کذا احملک علی الترک بخفۃ قیل انہ لا یکفر وکذا اذا قال مطلقا انا ملک بخلاف ما اذا قال انا نبی اھ فہذا ہو الصواب بدلیل قولہ بخلاف ما لو قال انا نبی واللہ تعالٰی اعلم ۱۲

ص ۲۶۵ قولہ اقول یعنی عمری علی عمرک زیادۃ ـ قلت بل معناہ زید فی عمرک ما نقص من عمر ذاک المیت ۱۲

ص ۲۶۶ قولہ او عکس او قال ابتداء ذکری کافرا ـ ای قالت لہ ذکرک کافر فقال نعم ۱۲

قوله هذا اکبر مال لولده — فلیس یراد فی امثال المقام من النفو الاکل ۱۲

قوله وکذا الوصی — وسیأتی بعد اسطر خلافه ۱۲

قوله وقال البعض لا یجوز ذلک فی الدین — مر آنفا خلافه ۱۲

قوله الی السدة یکفر اذ فیه ابطال الکفر — ای بجمیع اهل الکفر اھ منح الروض ۱۲

قوله ان الصواب ما قاله ابو نصر — اقول لا شک ان اطلاق کلامه یشمل الموجودین وهو لا یشبه من التخصیص ولا تخصیصه نفی الاطلاق فان وجدنا منه نصا علی تخصیص بعض الموجودین او کلهم علمنا به والغینا اطلاقه فلیس فیه ما نیا فی کلام القلانسی ۱۲

قوله لان مطلق الکلام محمول علی المعتاد — وقد قال مثله فی الہندیہ ص ۸۷/۶

ان المعتبر فی قواعد الشرع متفاهم الناس ۱۲

قوله (ط ح م) نقل ھذہ العبارۃ آخر بیع العقود ص ۸۵ فقال ثم رمز للشرح الحاکم ومقتضاه ان الرمز للمجمع مو حذو ثلاث لا ط ح جر ۱۲